مشرکوں کی محرومیاں

حافظ محمد سلیمان ایم۔اے فیصل آباد

۱۔مشرکوں کیلئے استغفار کرنا منع ھے:

مشرک اتنے بد بخت ہیں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ اور مومنوں کو اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں۔

ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحب الجحیم۔ (۹، التوبة:۱۱۳)

ترجمہ:

نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کیلئے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

۲۔مشرکوں کے تمام اعمال ضائع کر دئیے جاتے ھیں:

مشرک کتنے ہی (بظاہر) نیک کام کرے اور خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو، شرک اس کے تمام اعمال ضائع کر دیتا ہے اور اس کے تمام کئے کرائے کو غارت کر دیتا ہے

وتلک حجتنا اتینها ابراهیم علی قومه نرفع درجت من نشآء ان ربک حکیم علیم O ووهبنا له اسحق ویعقوب کلا هدینا ونوحا هدینامن قبل ومن ذریته داؤد وسلیمن وایوب ویوسف موسی وهرون وکذالک نجزی المحسنین O وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصلحین۔ واسماعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العلمین O ومن ابائهم وذریتهم واخوانهم واجتبینهم وهدینهم الی صرط مستقیم O ذالک هدی الله یهدی به من یشاء من عباده ولو اشرکوا لحبط عنهم ما کانوا یعلمون (٦:الانعام:۸۳۔۸۸)

ترجمہ:

یہ تھی ہماری حجت جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی۔ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں حق یہ ہے کہ تمہارا رب نہایت دانا اور علیم ہے۔ پھر ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو راہ راست دکھائی (وہی راہ راست جو) اس سے پہلے نوحؑ کو دکھائی تھی۔اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤدؑ، سلیمانؑ ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ہدایت بخشی اور اس طرح ہم نیکوکاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں (اسی کی اولاد سے) زکریاؑ، یحییٰؑ، اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو (راہ یاب کیا) ہر ایک ان میں سے صالح تھا (اسی کے خاندان سے) اسماعیلؑ الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو (راستہ دکھایا) ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ نیز ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو ہم نے نوازا، انہیں اپنی خدمت کیلئے چن لیا۔اور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا۔

ما كان للمشركين ان يعمروا مسجد الله شهدين على انفسهم بالكفر اولئك حبطت اعمالهم وفى النار هم خالدون)(۹:التوبة:۱۷)

ترجمہ:

مشرکین کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کے مجاور وخادم بنیں (درآنحالیکہ اپنے اوپر وہ خود کفر کی شہادت دے رہے ہیں) ان کے تو سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

۳۔روز محشر رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے محرومی

ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ ہمارے مہربان، شفیق، غم گسار اور اپنی امت کی نجات کی فکر میں ساری ساری رات رو رو کر گذارنے والے رسول اکرم ﷺ نے وہ دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے چھپا رکھی ہے۔ یہ شفاعت آپ کے ہر ایک امتی کیلئے ہوگی (یا اللہ ! سب کو ان میں شامل کرنا) بشرطیکہ وہ شرک پر نہ مرا ہو (اعاذنا اللہ)

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبى دعوة مستجابة فتعجل كل نبى دعوته وانى اختبات دعوتى شفاعه لامتى يوم القيامة فهى نائلة ان شاء الله من مات من امتى لا يشرك بالله شيئا.

(صحيح مسلم ، كتاب الايمان باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبی نے جلدی کر کے وہ دعا مانگ لی۔ (دنیا ہی میں) اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کیلئے اور خدا چاہے تو میری شفاعت ہر ایک امتی کیلئے ہوگی بشرطیکہ وہ شرک پر نہ مرا ہو۔

٤۔مشرکوں پر جنت حرام ھے

مشرکوں پر جنت حرام ہے اور ان کا ٹھکانا دوزخ میں ہے۔ وہ ایسے ظالم ہیں جن کا کوئی مددگار نہیں۔

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم ، وقال المسيح يبنى اسرائيل اعبدوا الله ربى وربكم انه من يشرك بالله فقدحرم الله عليه الجنة وماوه النار وما للظلمين من انصار

(٥:المائدة:٧٢)

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

نسخہ

آج زلزلوں سے ڈرتے ہو، کبھی تم خود زلزلہ تھے۔ آج اندھیرے سے کانپتے ہو، کیا تمہیں یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اُجالا تھا، یہ بادلوں نے میلا پانی برسایا ہے، تم نے بھیگ جانے کے اندیشے سے اپنے پائنچے چڑھا لئے ہیں۔ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اتر گئے، پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا، بجلیاں کوندیں، تو ان پر مسکرا دیئے، بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا، صرصر اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا، آندھیاں آئیں تو ان سے کہا، تمہارا راستہ یہ نہیں ہے، یہ ایمان کی جان کنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے گریبانوں سے کھیلنے لگے اور خدا سے اس درجہ غافل ہو گئے کہ اس پر کبھی ایمان نہیں تھا۔

عزیزو! میرے پاس تمہارے لئے کوئی نیا نسخہ نہیں ہے۔ وہی پرانا نسخہ ہے جو برسوں پہلے کا ہے۔ وہ نسخہ جسے کائنات انسانی کا سب سے بڑا محسن لایا تھا وہ نسخہ ہے قرآن پاک کا یہ اعلان:

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين۔

(آل عمران :139)

(مولانا ابوالکلام آزاد)